السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

سناروں کے ہاں معمول ہے کہ وہ مستعمل سونا مثلاتیس ریال فی گرام کے حساب سے خریدتے ہیں اور پھر اسی شخص کو اپنا نیا سونا چالیس ریال فی گرام کے حساب سے بیچتے ہیں۔ تو اس کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

یہ جائز نہیں ہے کہ نئے پرانے سونے کا تبادلہ ہو اور آپ زائد فرق کی حدیث سے ثابت ہے کہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس عمدہ کھجور لائے، آپ نے پوچھا: یہ کہاں سے ہے؟ بلال نے کہا: ہمارے پاس۔۔ صاع دے کے یہ ایک صاع خریدی ہے، تو آپ نے فرمایا: ''اوہ۔۔۔ کیا کرو، یہ تو عین سود ہے۔'' (صحیح بخاری، کتاب الوکالۃ، باب اذا باع الوکیل شیئا فاسدا فبیعہ مردود، حدیث: 2312 وصحیح مسلم، کتاب المساقاۃ، باب بیع الطعام مثلاً بمثل، حدیث: 1594 وسنن النسائی، کتاب البیوع، باب بیع التمر بالتمر متفاضلا، حدیث: 4557۔)

آپ علیہ السلام نے واضح فرمایا کہ جن۔۔۔ طرف (فروخت کردہ اور خریدشدہ میں) برابر ہونی چاہیئے، محض وصف کے۔۔۔ سے۔ ان میں کمی بیشی کرنا سود بن جاتا ہے۔ تو آپ علیہ السلام نے اپنی احادیث مبارکہ کے مطابق اسے حلال اور جائز طریقہ بتایا کہ آپ اپنی نکمی کھجور۔۔ اوراہم (روپوں) سے بیچیں۔ پھر ان روپوں سے نئی اور عمدہ کھجور خریدلیں۔ اسی طرح یہ ہے کہ اگر کسی عورت کے پاس پرانا سونا ہو، یا ایسا زیور ہو کہ لوگوں نے اس کا پہننا چھوڑ دیا ہو، تو اسے چاہیئے کہ اپنے سونے کو بازار میں علیحدہ سے فروخت کرے، اس کے درہم (یا روپے) لے، پھر ان روپوں سے دوسرا پسندیدہ زیور خرید لے، جیسے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تعلیم دی ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 733

محدث فتویٰ